کشف المحجوب اردو

تصنیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم اللاہوری
المعروف بہ داتا گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر:- مکتبہ تھانوی دیوبند "یوپی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشف المحجوب اردو

مصنف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی، دیوبند، یوپی

اگر خداوند کریم کو منظور ہوا۔ وباللہ التوفیق۔

باب آوازوں کے سننے کے بیان میں

پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زَیِّنُوْا اَصْوَاتَکُمْ بِالْقُرْاٰنِ۔ یعنی اپنی آوازوں کو قرآن کریم پڑھنے میں سنوارو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ مفسر کہتے ہیں کہ یہ اچھی آواز ہوگی۔ اور پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْمَعَ صَوْتَ دَاوٗدَ فَلْیَسْمَعْ صَوْتَ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیْ۔ یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ داؤد علیہ السلام کی آواز سنے اس سے کہو کہ ابوموسی اشعری کی آواز کو سنے۔ اور حدیثوں میں مشہور ہے کہ بہشت میں اہل بہشت کے لئے سماع ہوگا اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ ہر درخت سے ایک آواز اور لحن مختلف طور کا نکلے گا جب وہ اصول جو آپس میں مختلف ہوں گے ترکیب دیئے جائیں گے تو طبیعتوں کو ان سے بہت بڑی لذت ہو گی اور یہ قسم سماع کی درمیان مخلوق کے عام ہو گی چاہے آدمی ہوں یا اس کے ماسوا دوسری مخلوق ہو جو کہ زندہ ہیں اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ روح لطیف چیز ہے اور آوازوں میں لطافت ہے کیونکہ جب سنیں گے تو جنس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور یہ قول جو میں نے بیان کیا اطبار کے گروہ کا ہے اور صاحبان بصارت سے جو لوگ تحقیق کا دعوی کرتے ہیں اس میں ان کی کلام بہت ہے حتی کہ انہوں نے آوازوں کے ملانے میں کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں اور اس کو بہت رتبہ پر پہنچا دیا ہے اور آج کے دن ان کی صنعت کے آثار ظاہر ہیں۔ امرا میں جو کچھ انہوں نے مرتب کیا ہے ہوا کی قوت اور لہو ولعب کی طلب کی خاطر شیطان کے حکم کی موافقت کی ہے۔
اس حد تک کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اسحاق موصلی ایک رباعی گا رہے تھے اور بلبل بھی چہک رہی تھی انکے گانے کے سبب وہ خاموش ہوئی اور سماع شروع کیا یہانتک کہ درخت سے گر کر مر گئی اسمیں میں نے حکایتیں بہت سنیں مگر میری مراد اس کے علاوہ ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ تمام خوشیں طبیعتوں کے جمع ہونے کی

کرتا ہے کہ اس میں خدا کے امر کی رعایت ہوتی ہے اور فقہا اس امر پر متفق ہیں کہ جب راگ کا ساز و سامان نہ ہو اور اس آواز کے سننے سے دل میں فسق پیدا ہو جانے کا ڈر نہ ہو تو اس کا سننا مباح ہے اسپر آثار اور احادیث بہت لائے ہیں جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت لاتے ہیں کہ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِیْ جَارِيَةٌ تُغَنِّیْ فَاسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَلَمَّا اَحَسَّتْهُ وَسَمِعَتْ حِسَّهٗ فَرَّتْ فَلَمَّا دَخَلَ عُمَرُ رضؓ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَانَتْ عِنْدَنَا جَارِيَةٌ تُغَنِّیْ فَلَمَّا سَمِعَتْ حِسَّكَ فَرَّتْ فَقَالَ عُمَرُ رضؓ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَسْمَعَ مَا كَانَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ - کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک لونڈیا گانا گا رہی تھی۔ پس عمر رضؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی سو جب لونڈیہ کو عمر رضؓ کے آنے کا پتہ چلا تو وہ بھاگ گئی۔ پس جب عمر رضؓ اندر آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے مسکراتے ہوئے دیکھا حضرت عمر رضؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا ہمارے پاس ایک لونڈیا گا رہی تھی جب اس نے تجھے آتے ہوئے معلوم کیا تو وہ بھاگ گئی۔ پس عمر رضؓ نے کہا کہ میں اس کو نہ چھوڑونگا جبتک کہ مجھے وہ چیز نہ سنا لے جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے پس حضور علیہ السلام نے اسکو آواز دی اور سنا اور اسکی مثل بہت سے اصحاب رضؓ سے روایت آئی ہے۔ اور شیخ ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ نے ان سب حدیثوں کو اپنی کتاب السماع میں جمع کیا ہے اور اسکے مباح ہونے کا قطعی فیصلہ کیا ہے۔ اور مشائخ متصوفہ کی مراد اس سے سماع کا طلب کرنا اباحت کے ماسوا ہے۔ کیونکہ اعمال میں فائدوں کا مرتب ہونا چاہئے اور اباحت کا طلب کرنا عوام کا کام ہے اور مباح کے محل پر چوپائے ہیں اور مکلف مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنے کاموں سے فائدہ طلب کریں اور غیر مفید کام سے پرہیز کریں۔ ایک دفعہ میں مرو میں تھا ایک اہل حدیث کا مشہور ترین امام تھا اس نے مجھے کہا کہ میں نے سماع کی اباحت میں ایک کتاب مرتب کی ہے میں نے کہا کہ یہ تو بہت بڑی مصیبت دین میں ظاہر ہوئی کہ خواجہ امام نے اس لہو ولعب کو جو کہ تمام گناہوں کی جڑ